السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ قرآن شریف میں جو یہ آیۃ ہے کہ ان[1] الحسنات یذھبن السیئات اس کے معنی قرآن میں یہ لکھے ہیں کہ نیکیاں لے جاتی ہیں بُرائیوں کو، اگر کوئی اس کے معنی یوں کہے کہ برائیاں لے جاتی ہیں نیکیوں کو، پس وہ شخص کس فریق اور کس مذہب کا ہے اور کس دلیل سے معنی کی مخالفت کرتا ہے اس کا جواب بیان کریں۔ اللہ تعالیٰ اجر دے گا۔

نیکیاں برائیوں کو ختم کردیتی ہیں۔ [1]

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

باتفاق مفسرین اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ ''نیکیاں لے جاتی ہیں بُرائیوں کو' اور شان نزول سے اور عربیت کے قاعدہ سے بھی اس آیت کا یہی معنی متعین ہے اس آیت کے معنی جو شخص یہ کہے کہ بُرائیاں لے جاتی ہیں نیکیوں کو وہ بالکل جاہل اور نالائق ہے کیونکہ جو شخص ذرا بھی عربیت سے واقف ہوگا، وہ ہرگز اس آیت کے یہ معنی نہیں کہے گا اور اس کو صاف غلط سمجھے گا جو شخص اس آیت کے یہ معنی کہتا ہے کہ بُرائیاں لے جاتی ہیں نیکیوں کو، اگر اس کا یہی عقیدہ ہے کہ بُرائیوں سے نیکیاں جاتی رہتی ہیں تو ایسا عقیدہ ایک شاخ مذہب خوارج کی ہے کیونکہ ان کا یہ مذہب ہے کہ معاصی سے مسلمان کافر ہوجاتا ہے چنانچہ فتح الباری میں ہے ۔ الخوارج[1] یکفرون بالمعاصی۔ انتھی واللہ تعالیٰ اعلم۔

(سید محمد نذیر حسین)　　　　حررہ محمد عبدالحق ملتانی عفی عنہ)

ھوالموفق:

جواب صحیح ہے، بے شک آیت مذکورہ کے یہی معنی ہیں کہ نیکیاں لے جاتی ہیں بُرائیوں کو، یعنی نیکیاں کی کفارہ ہوجاتی ہیں اور نیکیوں کی وجہ سے گناہ مٹائے جاتے ہیں، مگر ہاں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ نیکیاں اسی حالت میں بُرائیوں کا کفارہ ہوں گی جب کہ کبیرہ گناہوں سے اجتناب کیا جائے گا اور اگر کبیرہ گناہوں سے اجتناب نہیں کیا جائے گا تو نیکیاں بُرائیوں کی کفارہ نہیں ہوں گی، حافظ ابن حجر فتح الباری جزو19 صفحہ 215 میں لکھتے ہیں:

وتمسک[2] بظاہر قولہ تعالیٰ ان الحسنات یذھبن السیئات المرجیۃ وقالوا ان الحسنات تکفر کل سیئۃ کبیرۃ کانت او صغیرۃ وحمل الجمہور ھذا المطلق علی المقید فی الحدیث الصحیح ان الصلوۃ ان الصلوۃ کفارۃ لما بدیھما ما اجتنب الکبائر فقال طائفۃ ان اجتنبت الکبائر کانت الحسنات کفارۃ لما عدا الکبائر من ذنوب وان لم تجتنبت الکبائر لم تحط الحسنات شیئا وقال اخرون ان لم تجتنبت الکبائر لم تحط الحسنات شیئا منھا وتحط الصغائر منھا انتھی واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ اتم۔ کتبہ محمد عبدالرحمن المبارکفوری عفا اللہ عنہ

خوارج گناہوں کے مرتکب کی تکفیر کرتے ہیں۔ [1]

مرجیہ نے اللہ تعالیٰ کے قول ان الحسنات یذھبن السیئات کے ظاہر الفاظ سے تمسک کرتے ہوئے کہا کہ نیکیاں ہر گناہ کا کفارہ بن جاتی ہیں، خواہ گناہ کبیرہ ہوں یا صغیرہ اور جمہور نے اس مطلق آیت کو صحیح حدیث سے مقید کیا ہے کہ نماز دوسری نماز تک کے گناہوں کا کفارہ ہے جب تک کہ آدمی کبیرے گناہوں سے پرہیز کرے، پھر ایک گروہ کہتا ہے ک اگر کبائر سے پرہیز کیا جائے تو نماز صغیرہ گناہوں کا کفارہ ہوجاتی ہے اور اگر اجتناب نہ کرے تو پھر صغیرہ کا کفارہ بھی نہیں بنتی اور دوسرا گروہ کہتا ہے کہ صغیرہ بہر حال معاف ہوجاتے ہیں، کبیرہ معاف نہیں ہوتے۔ [2]

فتاویٰ نذیریہ

جلد01